بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ شمار نمبر/40 برائے بتاریخ 22/ فروری 2019 پیش خدمت ہے۔

مقامِ والدین

نحمده ونصلی علٰی رسوله الکریم۔اما بعد۔

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید۔

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَـقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔ صدق اللہ العظیم

برادران اسلام! آج دین سے دوری اور دینی تعلیمات کے مطابق اولاد کی تعلیم وتربیت سے غفلت کی وجہ سے ہمارے معاشرہ میں والدین کی حق تلفی اور ان کے ساتھ بدسلوکی کے واقعات پیش آرہے ہیں۔ جبکہ اسلام باہمی احترام اور اعلیٰ اخلاقیات کا دین ہے جو اللہ کا احترام، انبیاء ورسل کا احترام، مساجد کا احترام، آسمانی کتابوں کا احترام، والدین کا احترام، بزرگوں، بڑوں، اساتذہ اور علماء کا احترام سکھاتا ہے۔ انسانی زندگی میں چونکہ والدین کا مقام بہت بلند ہے اسی لئے دین میں بھی والدین کے مقام کو بلند رکھا گیا ہے۔ ان کا مقام جاننے اور احترام کا حق ادا کرنے سے خاندان کا نظام مستحکم ہوتا ہے اور رحمتیں وبرکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ انسان ان آداب کا جتنا خیال رکھے معاشرہ اتنا ہی مہذب کہلائے گا اور ان آداب واحترام کا خیال نہ رکھنے کی صورت میں تہذیب سے عاری معاشرہ اللہ کی رحمت سے دور ہوگا۔

نبی آخر الزمان رحمت اللعالمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں تک جو ہدایات پہنچائیں وہ اللہ کی توحید اور ایمان کی دعوت سے معمور کے ساتھ ساتھ اخلاقیات کی تلقین سے بھرپور ہے۔

آپ کی ان ہدایات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے ایک وہ جن کا تعلق بندہ پر اللہ تعالیٰ کے حقوق سے ہے، دوسرا حصہ آپ کی تعلیم کا وہ ہے جس کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ حقوق العباد میں سے سب سے اہم معاملہ والدین کا مقام پہچاننے اور حقوق کی ادائیگی کا ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی تعلیمات میں اسے جزو ایمان قرار دیا ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل کی گئی آخری کتاب ہے اور یہ کتاب ہدایت وانقلاب ہے اس میں ماں باپ سے حسن سلوک اور خدمت کا حکم اللہ تعالیٰ کی توحید اور عبادت کے ساتھ ساتھ دیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اعمال میں اللہ کی عبادت کے بعد ماں باپ کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو اہمیت حاصل ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْكِلٰـهُمَافَلَا تَـقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَاتَنْهَرْهُمَاوَقُلْ لَّهُمَاقَوْلًاكَرِيْمًاوَاخْفِضْ لَهُمَاجَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَاكَمَارَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔

"اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سواء کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی (کرتے رہو)، اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ ہی انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا اور عجزو نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت) سے پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما" (سورہ بنی اسرائیل آیت 23) اسی طرح سورہ لقمان میں ارشاد ہے کہ

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ۔ میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا بھی احسان مند رہ۔

خصوصاً ان کے بڑھاپے کے زمانے میں ان کا پورا ادب کرنا، کوئی بری بات زبان سے نہ نکالنا یہاں تک کے ان کے سامنے 'ہوں' بھی نہ کرنا، نہ کوئی ایسا کام کرنا جو انہیں برا معلوم ہو، اپنا ہاتھ ان کی طرف بے ادبی سے نہ بڑھانا، بلکہ ادب عزت اور احترام کے ساتھ ان سے بات چیت کرنا، نرمی اور تہذیب سے گفتگو کرنا، ان کی رضامندی کے کام کرنا، دکھ نہ دینا، ستانا نہیں، ان کے سامنے تواضع، عاجزی، فروتنی اور خاکساری سے رہنا۔ ان کے لئے ان کے بڑھاپے میں ان کے انتقال کے بعد دعائیں کرتے رہنا۔ خصوصاً یہ دعا کہ اے اللہ ان پر رحم کر جیسے رحم سے انہوں نے میرے بچپن کے زمانے میں میری پرورش کی۔ اولاد جتنی مرضی جدوجہد کرلے، اپنے والد کے ساتھ نیکی کا حق ادا نہیں کر سکتی، صرف ایک صورت ہے جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (اولاد کسی صورت میں بھی اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی، اِلّا یہ کہ والد کسی کا غلام ہو تو اسے خرید کر آزاد کر دے۔) مسلم، ابو داود، ترمذی۔

والدین جنت کا دروازہ ہیں، چنانچہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا جنت میں داخل ہو گا؛ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو۔ کہا گیا: اللہ کے رسول! کس کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے والدین کو یا کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا۔ مسلم

رسول اللہ ﷺ نے ماں باپ کے حقوق اور ان سے متعلق اولاد کے فرائض کے بارے میں جو فرمایا وہ دراصل قرآن کریم کی ان آیات کی تفسیر و تشریح ہے۔ حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ "اللہ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے"۔ (جامع ترمذی)

رسول اللہ ﷺ سے جب بڑے گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی وایذا رسانی کرنا، کسی بندہ کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا (بخاری شریف)

والدین کے جو احسانات اولاد پر ہیں وہ تمام عمر کی خدمت سے بھی ادا نہیں ہو سکتے۔ والدین نے پرورش کی، مشقتیں اٹھائیں وہ سب معروف اور معلوم ہیں اس کے باوجود اگر کوئی تنگ دل شخص والدین کے حقوق ادا نہیں کرتا اور انہیں دکھ دیتا ہے تو وہ درحقیقت ایمان کی حقیقی دولت سے محروم ہے۔

قرآن کریم میں والدین کا مقام واضح کیا گیا اور ان کے احترام کے لئے ارشاد فرمایا گیا ہے "اۓ پروردگار مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں"۔

پروردگار میری دعا قبول کر۔ پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو اس دن معاف کر دیجئے جبکہ حساب قائم ہو گا۔(سورہ ابراہیم ۱۴۔ ۴۱ـ ۴۰)

یہ دراصل حضرت ابراہیمؑ کی عاجزانہ دعا ہے جس کا ذکر رب کریم نے حکمت سے لبریز اپنے پاک کلام میں کیا ہے۔ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ حضرت ابراہیم نے والدین نیز تمام مومنین و مسلمین کے حق میں مغفرت و بخشش کی دعا بھی کی ہے۔

اسی طرح قرآن کریم میں یہ بھی واضح ارشاد ہے "ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک ٹھہرائے جسے تو (میرے شریک کی حیثیت سے) نہیں جانتا ان کی اطاعت نہ کر"۔(سورۃ العنکبوت آیت ۸)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کے کہنے پر اللہ کے ساتھ شریک کرنا کسی صورت جائز نہیں صرف شرک ہی نہیں اللہ اور اس کے رسول کی کوئی بھی نافرمانی ماں باپ یا کسی مخلوق کے کہنے پر جائز نہیں۔ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ عزوجل کی نافرمانی میں کسی کی کوئی اطاعت نہیں"۔ سننا اور ماننا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

ان احکامات میں سے خواہ اسے پسند ہوں خواہ ناپسند، جب تک اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے اطاعت واجب ہے۔ جب اللہ کے احکامات کی نافرمانی کا حکم دیا جائے تو اسے نہ سننا جائز ہے اور نہ ماننا۔

ماں باپ کو تنگ کرنے اور ستانے کی سزا دنیا میں ہی مل جاتی ہے۔ حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ماں باپ کے ستانے کے علاوہ تمام گناہ ایسے ہیں اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں معاف کر دیتے ہیں اور ماں باپ کو ستانے کا گناہ ایسا ہے کہ اس کے کرنے والے کو اللہ تعالیٰ موت سے پہلے دنیا میں ہی سزا دیتے ہیں۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں یہ بھی ارشاد ہے کہ ظلم اور قطع رحمی کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا ارتکاب کرنے والا دنیا میں سزا پانے کا زیادہ مستحق ہو ان دونوں گناہوں کے مرتکب کو دنیا میں سزا دی جاتی ہے لیکن اس سے آخرت کی سزا ختم نہیں ہوتی۔ اس کے لئے آخرت کی سزا بھی بطور ذخیرہ رکھ لی جاتی ہے جب آخرت میں پہنچے گا وہاں بھی سزا ملے گی (مشکوٰۃ)۔

اس سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کے ستانے اور رشتہ داروں سے قطع رحمی کا برتاو کرنے کی سزا دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں ملتی ہے۔ مصیبتیں رفع کرنے، بلائیں ٹالنے کے لئے بہت ٹوٹکے اور تدبیریں کی جاتی ہیں لیکن ہم ساری زندگی ایسے اعمال چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے جن کی وجہ سے مصیبتیں آتی ہیں اور پریشانیاں لاحق ہوتی ہیں۔

(قرآن کریم) میں ارشاد ہے "**اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا**" اف تنگ کر دیا تم نے، کیا تم مجھے یہ خوف دلاتے ہو کہ میں مرنے کے بعد قبر سے نکالا جاوں گا؟ حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں (ان میں سے کوئی اُٹھ کر نہیں آیا) باپ اللہ کی دوہائی دے کر کہتے ہیں "ارے بدنصیب، مان جا، اللہ کا وعدہ سچا ہے"۔ مگر وہ کہتا ہے یہ سب اگلے وقتوں کی فرسودہ کہانیاں ہیں (سورۃ الاحقاف آیت ۱۷)۔

قرآن کریم کے اس حکم کے تحت اولاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ جائزہ لے کہ میری ذمہ داری کیا ہے، اگر ماں باپ اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کرتے تو وہ جانیں اور ان کا رب، لیکن اجتماعی زندگی کے لئے یہ بہت بڑی وصیت اور نصیحت ہے کہ ہر شخص اپنی ذمہ داری پوری

کرے یہ نہ دیکھے کہ دوسرے نے میرے ساتھ کیا کیا ہے اور اگر دین کا ہر پیروکار اور ہر چھوٹا بڑا اس پر عمل کرے تو اس کی زندگی سہولت اور آرام سے گزرتی ہے۔ سعادت مند آدمی اللہ کے حقوق بھی ادا کرتا ہے اور والدین کے حقوق بھی اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو نعمتیں دی ہیں ان کا بھی شکر ادا کرتا ہے اور ان کے ساتھ ان نعمتوں کا بھی شکر بجالاتا ہے جو اللہ کی طرف سے ان کے والدین کو عطا کی گئیں، والدین کے واسطے سے بھی اولاد کو نعمتیں حاصل ہوتی ہیں اور بہت سی نعمتیں والدین سے منتقل ہو کر اولاد کو ملتی ہیں۔ اہل ایمان کے لئے اللہ کا یہ حکم ہے کہ والدین کے ساتھ ایسی بات نہ ہو جس سے ان کو نفرت ہو اور وہ ناراض ہوتے ہوں، ان کی طبیعت پر گراں گزرے یعنی کوئی ایسی حرکت، کوئی کام، کوئی فعل جو والدین کو ناپسند ہو وہ نہ کرو۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا بار بار تذکرہ آیا ہے والدین کا بڑا مقام ہے اور یہ مقام اللہ نے خود طے کر دیا ہے والدین حسن سلوک و آداب واحترام کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا کہ تیری ماں پھر پوچھا اس کے بعد کون، فرمایا کہ تیری ماں پھر پوچھا اس کے بعد کون آپ نے فرمایا تیری ماں انہوں نے پھر پوچھا ماں کے بعد کون آپ نے فرمایا کہ تیری ماں۔ پوچھا اس کے بعد کون آپ نے فرمایا تیرا باپ (بخاری) ح

ضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کہ پھر انہی میں جہاد کرو (یعنی ان کی خدمت کرو انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرو)۔ (بخاری)

والدین کے لئے بھی رسول اللہ ﷺ نے ہدایات دیں۔ حضرت سعید بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ماں باپ نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسن ادب اور اچھی تربیت سے بہتر نہیں دیا۔ نیک اولاد دنیا میں بڑی نعمت ہے، آنکھوں کی ٹھنڈک اور آخرت کے لئے صدقہ جاریہ ہے لیکن یہی اولاد اخلاقی اور دینی قدروں سے بیگانہ ہو تو خمیازہ والدین کو ہی بھگتنا ہوتا ہے، اس لئے ابتداء سے ہی والدین بہتر تدابیر اختیار کریں، ابتداء سے ہی اولاد کی دینی تربیت کی فکر کریں۔

رسول اللہ کا فرمان ہے کہ بچے کو والدین کا پہلا بہترین تحفہ اس کا نام ہے اس لئے اچھا نام رکھئے جس کا معنی و مفہوم اچھا ہو۔ غیر اسلامی اور غیر شرعی نہ ہو۔ بچہ بولنے لگے تو اس کی زبان کا افتتاح اللہ کے نام اور کلمہ طیبہ سے کراو۔

رسول اللہ ﷺ نے ماں باپ کو اولاد کی تربیت کے بارے میں کس قدر حساس رہنے کی تلقین کی ہے اور فرمایا کہ کسی باپ نے اچھی تربیت سے زیادہ اچھا تحفہ اپنی اولاد کو نہیں دیا۔ اولاد کی پہلی تربیت گاہ ماں کی گود ہوتی ہے۔ اہل ایمان کے لئے اولاد کی تربیت دینی فریضہ ہے، والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ بیٹے، بیٹی کو مروجہ تعلیم دلائیں اور دینی تعلیم کا بھی بندوبست کریں۔ علم ہی وہ دولت ہے جس سے انسان کی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں اور وہ انسانیت کے زیور سے آراستہ ہوتا ہے۔ اولاد کی خوش بختی ہے کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کرے، وہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو ان کیلئے مغفرت کی دعا کرے، اولاد کے نیک اعمال والدین کی بخشش اور درجات کی بلندی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

والدین کی رضامندی میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہوتی ہے۔والدین کے لئے نیکی کی یہ عظمت ہے کہ حضرت حارث بن نعمانؓ اپنے والدین کے لئے قرآن پڑھتے تھے رسول اللہ نے بحالت خواب ان کے قرآن پڑھنے کی آواز جنت میں سنی۔والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے سے اللہ تعالیٰ کا کتنا قرب ملتا ہے۔وَاخفِض لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحمَةِ۔

"نرمی ورحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو"۔یعنی کمال تواضع،عاجزی،انکساری اور شفقت کا ان سے برتاو کیا جائے۔

بعض نادان سمجھتے ہیں کہ والدین کو روٹی کپڑا دو تاکہ لوگ طعنہ نہ دیں کہ فلاں اپنے والدین کا نافرمان ہے ان کا خیال نہیں رکھتا۔چنانچہ وہ اس عارونگ سے بچنے کے لئے والدین کی واجبی دیکھ بھال کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ والدین کی خدمت و تواضع ازراہ شفقت و محبت کرواور والدین کے لئے دعا کرو کہ اے میرے رب توان دونوں پر رحم کر جیسے ان دونوں نے مجھے پالا پوسا جب میں چھوٹا تھا۔

برادران اسلام !ان تعلیمات سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اسلام میں ماں باپ کا درجہ، حیثیت اور مقام کیاہے اور اولاد کو والدین کے ساتھ قرآن وسنت کی روشنی میں کس طرح پیش آنا چاہیئے۔نیز رشتوں ناطوں کو ملانے کی تاکید کی گئی ہے اور ان کو توڑنے سے منع کیا گیا ہے اور یہ سب رشتے محض والدین کے سبب معرض وجود میں آتے ہیں جن کے ساتھ اچھا تعلق اور سلوک اور میل ملاپ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ماں باپ کا حق پہچاننے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔وآخر دعو ان ان الحمد للہ رب العالمین۔